لدعوۃ الحق

دعوتِ حق

نمبر ۵

بابت جمید الثانی سنہ ۷۸ھ

از تالیفِ

حافظ واعظ مولنا ابوالحسن المبارکی ایدہ اللہ بنصرہ

باھتمام

ناظم دینیات جامع اہلحدیث کشمیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

الحمد للہ العزیز الحکیم والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد الرءوف الرحیم وعلیٰ آلہ وصحبہ الذین فازوا منہ بحظ جسیم

اما بعد

الغرض تین راتیں غار ثور میں گذار کر چوتھی شب جناب صدیقؓ کی پروردہ دو فربہ اونٹنیاں جو اسی مقدس سفر کے واسطے جناب صدیقؓ نے خرید رکھی تھیں غار کے دروازے پر لائی گئیں۔ ایک پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضورؐ کا خلیفہ برحق (صدیقؓ) دوسری پر عامر (غلام) اور عبداللہ (جسے راستہ بتانے پر نوکر رکھ لیا تھا) سوار ہوکر مدینہ کی طرف روانہ ہوئے۔

ربیع الاول کی پہلی تاریخ دوشنبہ کا دن (۱۶ ستمبر ۶۲۲ء) کو غار سے نکل کر آفتاب رسالت اور ماہتاب صدیقیت یعنی شاہ نبوت اور ماہ ولایت بمعہ اپنے خدام ذی شعار کے راہی ملک ہجرت ہوئے ؎

قافلہ ایسا مبارک چشم چرخ پیر نے — تھا نہ دیکھا اور نہ دیکھیگا نرالی شان کا
انبیا کے قافلے ہم سنتے آئے تھے بہت — پر نہ ایسی شان کا اجلال کا اور آن کا

دلیل راہ (عبداللہ) نے درمیانی رستہ چھوڑ کر رابغ (بندرگاہ) سے ہوتے ہوئے سمندر کے کنارے راہ لی۔ رسول اللہؐ تلاوت قرآن میں گمن ماسوا سے بے خبر رب العرش سے لو لگائے چلتے رہے۔ اتنے میں قریش مکہ کی تحریک و تجویز پر رابغ کے علاقہ کا سردار سُراقہ گھوڑی پر سوار نیزہ تانے، ہتھیار باندھے پیچھے سے دوڑتا آیا۔ صدیقؓ نے سراقہ کے تعاقب کی اطلاع حضورؐ

کیونکہ متعین عرض کی۔ رسول اللہؐ کی زبان حق ترجمان پر "الہیٰ اسکے شر سے بچا" کا فقرہ دعائیہ آیا۔ سراقہ کی سواری کے اگلے قدم زمین میں دھنس گئے۔ سراقہ گر پڑا۔ عاجزانہ پکاریں جان کی امان مانگی۔ درگاہ رحمت سے امان مل گئی۔ عامر (غلام) نے بارگاہ رسالت سے ارشاد پاکر خط امان لکھکر سراقہ کو دیدیا۔ آگے بڑھے بھوک پیاس کے آثار رخسار پر انوار پر نمایاں نظر آنے لگے۔ صدیق کی عرض داشت مقبول بارگاہ ہوئی۔ کہ قافلہ نے خیمہ خزاعیہ سے راہ لی۔ خزاعیہ قبیلہ کی ایک خاتون عاتکہ نام ام معبد کنیت ایک نیک بخت سر میدان خیمہ نصب کئے اپنے شوہر کی معیت میں گذر اوقات کرتی۔ ریوڑ کو چرانے کی غرض ابو معبد ارد گرد کی گھاٹیوں میں جایا کرتا۔ ام معبد سخی اور دانا ہوی تھی۔ راہرؤں کو دودھ روٹی سے تواضع کرتی۔ اسی شہرت نے اسکا رتبہ بڑا دیا تھا۔ مقدس و مبارک قافلہ خیمہ کے پاس آیا۔ آواز دی کہ یا ام معبد کھانے پینے کی کوئی چیز ہو لو۔ ام معبد نے خیمہ کے اندر سے نفی میں جواب دیا کہ گلہ چرانے کو گھاٹوں میں ابو معبد چلا گیا ہے۔ روٹی کوئی موجود نہیں اتنے میں گوشہ چشم ما زاغ کی نگاہ عاطفت خیمہ سے بندھی پڑی ایک نحیف ولاغر بکری کی طرف منعطف ہوئی۔ رسول اللہؐ نے فرمایا "نیک بخت اس پڑی ہوئی بکری کو دودھ لیں۔ اجازت ہوت!

بی بی عاتکہ مسکراتی ہوئی انگشت حیرت دانتوں میں دبائے درِ خیمہ پر دوڑ آئی۔ جلال نبوت کا سایہ نظروں میں پھر آیا۔ مرعوب ہو کر بولی "یا للعجب"۔ بکری بیمار۔ نحیف و زار نہ بچہ اور نہ بچہ جننے کی کوئی امید۔ ریوڑ کے ساتھ

چلنے سے رہ گئی۔ اسکی ہڈی خشک۔ گو فرمایا دودھ لیں تو دودھ کہاں
کھڑی ہونے کی سکت نہیں۔ اچھا اجازت۔ خوشی سے دودھ لیں۔ "اجازت"
کیا لطف تھا ہائے ام معبد پر آنا تھا کہ سالار قافلہ کے مبارک قدم اس خستہ اور
شکستہ گھر کے یہاں آن پڑے۔ خستہ بکری دیدار پاتے ہی اٹھ کھڑی ہوئی۔
اور اپنے تھن پیش کر کے نذرانہ عقیدت کی پیش کش کی کہ

مورِ مسکین کردہ دعوت سلیمانے را

ادھر سرور حسن کا یوسف جمال یعنی رسول اللہ ﷺ بکری سے دودھ بسم اللہ
پڑھکر دوہنے لگے۔ ادھر خیمہ خزاعیہ کی امرأۃ العزیز ام معبد نظارہ جمال
محمدی میں تالحظہ دید بدل محو و مستغرق ہوئی۔ ع

حسنِ یوسف جمالِ تو عجب حیرانم ... اللہ اللہ چہ جمال است بدیں بوالعجبی

نبی ﷺ نے بسم اللہ پڑھکر بکری سے دودھ دوہ لیا اور ایک ایک
کرکے تینوں برتن دودھ سے اچھل چھلک کر ہمراہیوں کو پلایا خود نوش
فرمالیا اور بقیہ تالی کو بطور صدقہ نبوت دیدیا۔ اور روانہ ہو گئے۔ کچھ دیر
بعد ابو معبد گھر بکریاں لے کر واپس آیا۔ دودھ سے بھرا پڑا برتن دیکھا۔ ام معبد
کو حیرت سے دیکھا۔ اسے یہ معلوم ہوا کہ بابرکت قافلہ یہاں سے گذرا۔ سردار
قافلہ کے خدم کا معاملہ سب کچھ دیکھا۔ بیوی سے تشریح و توصیف دریافت
کی۔ ام معبد نے عربی السبہ میں یوں بولی۔ (خلاصہ)

ظاہر الوضاءۃ حسن الخلق ... فی عینیہ دعج وفی اشفارہ وطف
ازین الخلق والوسیم قسیم ... اجمل الناس محفوظ کالعابس

(ترجمہ) پاکیزہ صورت پسندیدہ سیرت۔ سرگیں آنکھیں۔ لمبے بال اور گھنے روشن دبدبے۔ صاحب جمال مالک کمال۔ زیبندہ چہرہ۔ شیریں گو دلفریب و دلربا، مطاع و مخدوم۔ مکرم و معصوم ؎

نسبتے نیست بذات تو بنی آدم را بہتر از عالم و آدم تو کہ عالی نسبی

دونوں میاں بیوی بالاتفاق یکزبان ہوئے ھذا ھوالرسول حقا نبی صلعم آگے بڑھے۔ اثنائے راہ میں بریدہ اسلمی ملا۔ یہ صاحب قریش سے ایک سو اونٹ انعام لینے کی لالچ میں مقدس قافلہ کو گرفتار کرنے کی خواہش میں نکل آیا تھا۔ رسول اللہ سے مل کر قرآن کی آیتیں سنیں۔ احادیث طیبہ کے کلمات گوش کئے تو اپنے ارادے سے باز آ کر حلقہ بگوش ہوا۔ اپنے ستر مسلح ساتھیوں کے سمیت مسلمان ہو گیا ع

اے لبابت پرست خواندۂ لست

بریدہ نے اپنی پگڑی اتار کر اپنے نیزے کے ساتھ باندھ لی۔ جسے تاجدارِ عالم نے راہ ہجرت میں بطور علم نبوت منظور فرمالیا۔ جبکا برق برق پھریرا ہوا میں لہراتا دارالہجرت کو نبی مہاجر کی آمد آمد کی بشارت سناتا کہ تاجدار صلح و آشتی، شہسوار عدل و راستی نزول اجلال فرما رہا ہے ع

آمد بہارِ عاشقاں تا خاکداں بستاں شود

قافلہ اور آگے بڑھا کہ زبیر بن العوام آن ملا۔ یہ صاحب شام سے آ رہے تھے اور اپنی قدیم دوستی کے پیش نظر رسول اور خلیفۃ الرسول کے واسطے سفید پارچات بطور سوغات ساتھ لائے تھے۔ جو اثنائے راہ میں پہلی دیدار پر

پیش کرنے کا فخر حاصل کر لیا۔

قافلہ چلتے چلتے مقام قبا سے ورے ثنیۃ الوداع تک پہنچا۔ اہل مدینہ نے مکہ سے تاریخ ہجرت کا پیغام سنا تھا۔ غار ثور میں تین شب کے قیام کا علم نہ تھا۔ اسلئے مسافت کا اندازہ کر کے دو دن پہلے سے ہی ثنیہ پر آ کر حق استقبال ادا کرتے۔ اور جب شرفِ دیدار میسر نہ آتی تو تشنہ کام ہی لوٹ آتے۔

۸ ربیع الاول ۱۳ سنہ نبوت۔ دوشنبہ کا دن۔ ۲۳ ستمبر ۶۲۲ء کا مبارک دن تھا کہ اللہ کا آخری رسولؐ قیام امن، اشاعت دین کے آخری دار السلطنت ملک خلافت، مقام ہجرت میں پہنچ گیا۔ لمحوں میں یہ خبر مدینہ کے چپہ چپہ پر پھیل گئی قد جاء رسول اللہؐ احسنت۔ اھلا۔ مرحبا اور اللہ اکبر کے فلک شگاف نعروں سے مدینہ کے دشت و میدان، کوہ و صحرا، ریگ زار اور نخلستان گونج اٹھے۔ مدینہ کے ذرہ ذرہ سے ایمان افروز شعاعیں جگمگ جگمگ روشن ہوئیں۔ اکثر اہل مدینہ ہنوز جمال محمدیؐ کی بلا واسطہ دیدار سے چشم ظاہر بین روشن کرنے کی آرزوں میں بیتاب تھے۔ جنہیں آفتاب رسالت اور ماہتاب خلافت کے قران السعدین نے امتیاز کرنے سے معذور بنا رکھا تھا۔ جب صدیقؓ نے اس معمے کو تاڑ لیا تو اصل و نقل، پیغمبر و امتی، مناب و نائب اور آقا اور غلام میں امتیاز بخشنے کو یوں حکمت عملی سے کام لیا کہ دونوں ہاتھ لپیار کر رومال سر دار پر سایہ کر کے کھڑے رہے۔ ۸-۹-۱۰-۱۱ ربیع الاول کو قبا میں ہی ٹھہرے اور تین ہی دن میں قبا کی تعمیر فرمائی۔ یعنے

دوشنبہ، سہ شنبہ، چہارشنبہ اور پنجشنبہ کے دن یہیں بسر فرمائے
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا محمد المھاجری
وعلی من صحبہ فی الغار وعلی المھاجرین والانصار
نوٹ:۔ انشاء اللہ دار الہجرت میں ہیئتال اور شاندار داخلہ اور
اہل مدینہ کا خیر مقدم اگلے نمبر میں عرض ہوگا
مدیر ارکچی

شرا، اور کراء

مسلمانان مرسنگر بخوبی جانتے ہیں کہ راقم نماز میں لاؤڈ سپیکر (الہ مکبر الصوت) استعمال کرنیکا از روئے ادلہ شرعیہ مخالف ہے۔ چنانچہ گذشتہ رمضان المبارک کے جمعات اور شب قدر جب کہ کمیٹی نے لاؤڈ سپیکر لایا تھا تو راقم نے اسے صرف خطبات اور وعظ میں استعمال کیا۔ نمازوں میں اسے علیحدہ رکھوایا تھا۔ گاؤکدلی جمعیت نے گذشتہ عید الفطر کی تقریب پر حضوری باغ میں جب اسکے استعمال کرنیکو کہا تو راقم نے اپنے نظریہ پر قائم رہکر نماز کے وقت اسے دور (الگ) کرنیکا اعلان کیا مگر جمعیت نے دیگر اماموں اور کارکنوں کی خفیہ سازش کی بناء پر راقم کی کمال بیخبری میں اسطرح رکھوایا کہ فراغت کے بعد راقم کو اطلاع ملی کہ قراءت کی دھیمی سی آواز لاؤڈ سپیکر سے سنائی دی تھی راقم نے اس ناجائز اقدام کی مذمت اسی ہفتہ خطبہ جمعہ میں کی تھی۔ جو جمعیت کے

اماموں اور کارکنوں کو ازبس ناگوار گذری۔ یہ بھی ان وجوہ اختلاف میں ایک وجہ قرار پائی جو گاؤ کدلیوں کو مخالفت پر آمادہ بنانے کی موجب بنیں۔ کیونکہ گاؤکدل میں نماز اور خطبہ دونوں میں یہ آلہ استعمال کیا جا چکا تھا۔ اور راقم نماز میں اسے کام لانے پر معترض رہا۔ چنانچہ جمعیت کی کئی مجلسوں میں راقم نے اسکے عدم جواز پر روشنی بھی ڈالی مگر بحکم اخذتہ العزۃ بالاثم گاؤکدلیوں نے عملاً راقم کی مخالفت کی۔ دلائل پیش کرنے سے تو سرے سے قاصر رہے چھپ چھپکر راقم کی مخالفت کا جال پھیلا دیا اور راقم کا پیچھا چھوڑنے کی دھن میں لگے رہے ترجمان دہلی ۱۵ دسمبر ۱۹۵۸ء پر راقم کے نظریہ کی ترجمانی کیگئی ہے اور صاف بتا دیا گیا ہے کہ نماز میں لاؤڈ سپیکر کا استعمال شرعاً ناجائز ہے۔ جس سے الحمدللہ راقم کے نظریہ کی تائید ہوتی ہے اور گاؤکدلیوں کے علم و عمل کی تردید اور مذمت نمایاں ہے۔ اسی طرح کئی ایسے مسائل ہیں جنمیں راقم کا نظریہ جمعیت کے نوجوانوں، خوشامدیوں اور اماموں کے جذبات کے خلاف مخالف ہے۔ جمعیت کو اس سے عبرت حاصل کر کے مخالفت کی خفیہ سازشوں سے شرمندہ ہو کر بناوٹی الزامات سے باز آنا چاہیئے۔ اور یقین رکھنا چاہیئے کہ شرعیات کے سمجھنے کے واسطے علم کی ضرورت ہوتی ہے۔ خفیہ سازشوں، بہتان تراشیوں سے پردہ ڈالنے کی ناپاک کوششیں آخر رائیگان ہوتی ہیں۔ کسی عزیز کو ذلیل اور کسی ذلیل کو عزیز بنانے کے مذموم ارادے ٹھکانے نہیں لگتے دیگر مسائل مختلف فیہ بھی وقتاً فوقتاً دست قدرت پیش کر کے انشاء اللہ تائید غیبی کرتا رہیگا فانتظروا انا منتظرون۔

آجکل جمعیتوں نے دانگن پورہ عیدگاہ میں ایک نیا مسئلہ اپنے زورِ علم کی بدولت پیدا کیا ہے جس سے صرف راقم کے فتوے کی اندھا دھند مخالفت مقصود ہے۔ مسلم شریف کی ایک حدیث شریف جو بیع وشرا کے بارے میں ہے کرایہ کے مسئلہ پر اپنے قیاس سے چسپاں کرنیکی کوشش کرتے ہیں حالاں کہ یہ مع الفارق قیاس غیر مجتہد ہے۔ حدیث کے دو فقرے ہیں جو مسلم شریف کے دو مقامات پر ایک ہی سند (مافوق شیوخ مسلم) کے ساتھ لائے گئے اور صاحب مشکوٰۃ نے دونوں فقروں کو معًا لایا ہے مگر کیا کیا جائے مضوبہ اخبار مسلم کے مجتہدین زورِ اجتہاد سے بیع وکراء کو ایک کرنے اور دو فقروں کو جداگانہ دو حدیثیں بنانے کے درپے ہیں۔ یہ سب کچھ اسلئے کہ علماء جمعیت تشہیر پا سکیں۔

دانگن پورہ کا نو پید مسئلہ اگر بغور دیکھا جائے تو کوئی محل نزاع نہیں۔

حدیث محولہ کے متعلق حسب تحقیقات ثابت ہے کہ اسکے دو جملے ہیں اور یہ دونوں جملے بیع وشراء سے تعلق رکھتے ہیں۔ چنانچہ جمعیت کے علماء نے بھی ہر دو باتوں کو تسلیم کیا ہے۔ رہا یہ کہ بعض علماء نے اسے بعنے منہائی کے حکم کو بادشاہ کے خراج لینے کے متعلق بتا دیا ہے۔ صاف بتاتا ہے کہ کرایہ کے ساتھ اسکا کوئی تعلق نہیں الا یہ کہ قیاس سے کام لیا جائے جو ہمارے یہاں قابل قبول نہیں

خلاصہ یہ کہ دانگن پورہ کے امام کا فتوے کہ صورت مذکورہ

ہیں کرایہ لینا جائز نہیں بالکل مردود ہے بلکہ کرایہ لینے کا
حق مسجد کے منتظمین کو حاصل ہے۔ البتہ ازروئے احسان نقصان
کا کوئی حصہ معاف کریں تو کوئی مضائقہ نہیں

بالفرض اگر منتظمین مسجد کوئی حصہ کرایہ معاف نہ کریں تو
جمعیت والے بتا دیں مسجد کے واسطے کرایہ حرام ہوگا؟ جیسا کہ
وانگن پورہ کے بن پڑھے لکھے علامہ امام صاحب نے یہاں تصریح
فرمائی تھی۔ جس پر دعوت حق کو مسئلہ پر روشنی ڈالنی پڑی۔ اور
اگر جمعیت والے اقرار کرتے ہیں کہ حدیث بیع و شرا سے متعلق ہے
کرایہ چیز دیگر ہے۔ نیز علماء کی توجیہ کہ یہ خراج سے تعلق رکھتی ہے
وضع و منہائی کا حکم امام (بادشاہ) کو ہے تو بحکم لا یجرمنکم
شنان قوم صاف صاف امام مذکور کو جاہلانہ فتوے دینے
سے ڈانٹیں۔ ایسے امام صاحب کی بیجا حمایت سے بہتر والے
مسئلہ شرعیہ کی طرفداری ہے۔ نیز دعوت حق میں سائل کے سوال کو
بغور دیکھیں۔ واللہ احق ان تخشوہ۔ الغرض مسجد شریف
کے واسطے کرایہ جائز اور روا ہے نقصان کا وضع کرنا کرایہ
کے سلسلہ میں کوئی شرعی حکم و جوب نہیں۔

امام مذکور کا عندیہ ایک وہم ہے۔ حدیث مسلم کے دو جملے ہیں
جو بیع و شراء متعلق ہیں۔ نہ کرایہ سے۔ واللہ اعلم۔ ذلہ ریاض علما، مبارکی

سیدنا الصدیق

رضی اللہ عنہ

- ☆ سب سے پہلے اسلام کی تصدیق کرنے والا۔
- ☆ سب سے پہلے معراج حبیبؐ پر ایمان لانے والا۔
- ☆ سب سے پہلے خلیفۃ الرسولؐ کا لقب پانیوالا۔
- ☆ انبیاء کے بعد سب سے افضل کہلانے والا۔
- ☆ اصحاب رسولؐ میں بہمہ صفات موصوف۔
- ☆ آلِ رسولؐ میں مشہور و معروف۔
- ☆ عہدِ نبوت میں بہترین مناد و مبلغ۔
- ☆ اشاعت دین میں مال و منال لٹا دینے والا۔
- ☆ مظلوم مومنوں کو ظالموں سے نجات دلانے والا۔
- ☆ پیام ہجرت شکر منکر لانے والا۔
- ☆ رفاقت رسولؐ پر جان دینے والا۔
- ☆ غارِ ثور میں رسولؐ کا ساتھی۔
- ☆ بدر و احد میں نبیؐ کا رفیق۔
- ☆ دربارِ رسالت کا وزیر اعظم۔

- ✪ سرکارِ نبوت کا مشیرِ اکرم۔
- ✪ حیات النبیؐ میں امام امت
- ✪ اعمال امت میں زیادہ وزن دار نیکیاں کرنے والا۔
- ✪ آیات قرآنیہ کا مشارٌ الیہ
- ✪ احادیث رسالت میں مرجع الیہ
- ✪ بے مثال خلّت و صدیقیت کا مالک
- ✪ فتوحات اسلامیہ کا علمبردارِ اعظم
- ✪ جھوٹے مدعیان نبوت کا قلع قمع کرنے والا۔
- ✪ گنبد خضرا میں پہلوئے نبی میں استراحت کرنے والا۔

یعنے

امیرُ المومنین

صدیق اکبر

رضی اللہ عنہ

مبارکی!

دعوات

یا کبیر کل کبیر یا سمیع یا بصیر یا من لا شریک لہ ولا وزیر۔ یا خالق الشمس والقمر المنیر یا عصمۃ البائس الفقیر یا رزاق الطفل الصغیر یا جابر الکسیر یا قاصم کل جبار عنید۔ اسالک دعاء البائس الفقیر دعاء المضطر الضریر ان تغفرلی ذنوبی وتطیب لی کسبی وتقیل عثراتی وتتقبل حسناتی وتتجاوز عن سیاتی۔ عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ

ترجمہ:- اے ہر بڑے سے بڑے۔ سننے والے۔ دیکھنے والے۔ لاشریک اور بے وزیر۔ چاند اور سورج کے خالق۔ غمگین گدا کے رکھوالے۔ دودھ پیتے بچے کو بچانے والے شکستہ دل اور خستہ خاطر کے بھر

لینے والے۔ ہر متکبر و مغرور دشمن کی کھوپڑی توڑنے والے۔ میری فقیرانہ پکار میں عاجزانہ اور بیکسانہ صدا قبول کر۔ گناہ بخشدے۔ کام سنبھالے۔ بوجھ ہلکا بنالے۔ نیکی قبول کر۔ بدی سے درگذر

یا مُجیب الدعوات

یہ دعا غم دور مشکل حل، دشمن مغلوب بنانے میں اثر رکھتی ہے انشاءاللہ مبارکی۔

شفی اللّٰہُ سَقَمَکَ وَغَفَرَ ذَنْبُکَ وَعَافَاکَ فِی جِسْمِکَ اِلیٰ مُدَّۃِ اَجَلِکَ (حدیث شریف

عیادت کے وقت بیمار کے یہاں پڑھا کرے۔ اللہ شفا بخشیگا۔ انشاءاللہ (مبارکی)

دعوتِ حق کی سالانہ خریداری کے واسطے پیشگی دو روپے ادا کریں۔

استفتاء

جناب مولانا صاحب

مجھے احساس اور اعتراف ہے کہ مذہبی پیشواؤں کو معاشی امداد بہم پہنچانا قوم پر لازم ہوتا ہے مگر فی زمانہ بعض امام صاحبان مسجدوں کی آمدنی میں سے بطور تنخواہ ماہوار یا سالانہ رسوم لیا کرتے ہیں۔ جس سے دو طرفہ خرابی پیدا ہوتی ہے اول یہ کہ مقتدی امام صاحب کو تنخواہ خوار ملازم کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ کسی مجبوری یا بیماری کی وجہ جب امام صاحب غیر حاضر رہے تو اسے برا بھلا کہتے ہیں۔ باز پرس کرتے ہیں۔ بلکہ تنخواہ یا رسوم میں وضعات بھی کرتے ہیں۔ دوم یہ کہ خود امام بھی اپنی کوئی صنعت و حرفت کرکے نماز اور امامت سے اپنے آپ کو بے نیاز سمجھتا ہے بلکہ یہ بھی کہتا ہے کہ میں پابندی کے لئے مجبور نہیں ہوں۔ میں مقتدیوں کی امداد نہیں لیتا ہوں اذان سنکر بھی حاضر نہیں آتا ہے۔ براہ مہربانی جواب دیا جائے۔ کہ امام مسجد کو امامت کا عوضانہ لینا اہلحدیث کے نزدیک جائز ہے؟ اور تنخواہ و رسوم مقرر کرنا درست ہے یا نہیں۔ (سائل غلام محمد۔ محی الدین)

الجواب:۔ نیاز مند مسئلہ بالا میں اپنی تحقیق و نظریہ پیش کرنے سے معذرت خواہ ہے۔ اسلئے آپ امامان اہلحدیث سرینگر میں سے حاجی میر احمد شاہ صاحب امام گاؤکدل اور پیر حسن شاہ اینڈ سن امام وانگپورہ، عبدالقادر شاہ امام باغبانپورہ سے فتوے طلب فرمادیں۔ ان کے پاس جواز پر نصوص قطعیہ یا کم از کم قرون اولیٰ کا نمونہ موجود ہو سکتا ہے صاحب البیت ادریٰ بما فیہ

(مبارکی)